Dr. Shabnam Fatma

Semester II CC-6

Poetry of Hafiz Ibrahim

حافظ ابراہیم نے یہ اشعار ۱۹۰۱ء میں خدیوی سلطنت پر خدیو عالی کے جلوہ افروز ہونے اور تخت نشین ہونے کے بعد اس کی تعریف کرتے ہوئے مبارکبادی اور تہنیت کے طور پر نظم کیا ہے۔

(۱) (شاعر اپنے آپ سے خطاب کرتے ہوئے پوچھتا ہے) کہ تو نے خوشی کے اس مبارک موقع اور اس محفل کے لئے کون سے ادبی نمونے کا ذخیرہ تیار کیا ہے۔ یقیناً میں نے اے سبقت و غلبہ کے مالک تم سے ایک معاہدہ کر رکھا ہے کہ (ہر میدان عمل میں سبقت و غلبہ سے سرفراز رہنا چاہئے)

(۲) تو فی البدیہہ اشعار کو ترنم سے گا رہا ہے اور خوشی سے پڑھ رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سحر آمیز اور حیرت انگیز کلام پیش کر رہا ہے۔

(۳) ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تو (اے ممدوح) الفاظ کو میری نگاہ میں اسطرح روشن کر رہا ہے کہ میں یہ گمان کرنے لگتا ہوں اور یہ سمجھنے پر مجبور ہو رہا ہوں کہ کتابوں میں مجھے ہندی تلواروں کی چمک نظر آ رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۴) یہی وہ خوشی کا موقع ہے جس کے آثار نمودار ہو رہے تھے اور ہم
میں کا ہر فرد شوق اور انتظار کے درمیان پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

(۵) تو کلام کی بیان آرائی کو اس دن کے لئے چھوڑ دو جس کو دستِ
بلاغت اشعار اور تقریروں میں دراز نہیں کر پاتا ہے۔

(۶) جب میرے سامنے امیر کے جلوہ افروز ہونے کی خوشی کا دن روشن
ہوا اس وقت میں نے قوافی کو آواز دی تو قوافی نے دل و جان
سے میری پکار پر لبیک کہا (یعنی میں نے بے تکلف اشعار کہنا شروع کیا)۔

(۷) اور وہ قافیے گویا کسی مخلوق پر اکٹھے ہونے والے تحفہ و بخشش کی شکل
میں میری طرف لپکتے ہوئے آئے اور مجھ سے قریب ہوگئے۔

(۸) پھر میں نے ان قوافی سے عمدہ قافیے اور الفاظ کا انتخاب شروع
کیا جو اپنی خوبصورتی میں جدید لباس میں لپٹ کر چمک رہے تھے۔

(۹) لیکن ممدوح کے سلسلے میں میرا بیان حیران و پریشان ہو گیا کہ
ممدوح کی تعریف کی ابتداء عزت و عظمت سے کرے یا
حسب و نسب اور بزرگی سے شروع کرے۔

Scanned with CamScanner

(۱۰) ممدوح کتنا بلند مرتبہ ہے جس کی تعریف بیان کرتے ہیں
میرے الفاظ اس طرح ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگے جس طرح
عرب لوگ اپنے نسب کی عظمت کو بیان کرتے ہیں ایک دوسرے
سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱۱) میری سمجھ میں لفظ احمد کے سوا کوئی دوسرا لفظ نہیں آرہا ہے
جس کے ذریعہ میں بڑی مدح کی کوشش کر سکوں، اس لئے مجھے
اس کوتاہی میں معذور سمجھئے اور عاجز ہو کر بیٹھ جانے کی زحمت نہ دیجئے۔

(۱۲) اس لئے نہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جنکی ہمتیں سخن گوئی کے
ذریعہ بادشاہوں کے دربار تک رسائی پا جاتی ہیں اور نہ مجھ میں
اس عربی نوجوان کے تعریف کی ہمت ہے۔

(۱۳) لیکن اے عباس تمہاری تخت نشینی کی خوشی نے مجھے مدح سرائی پر
مجبور کیا اور میری حالت اس بلبل خوش بیان کی طرح ہوگئی جس
کے ذریعہ نغمہ کی آواز کو چودھویں رات کی چاندنی سے آزاد کر دیا ہو۔

(۱۴) تخت نشینی کی خوشی ایسی خوشی ہے جس نے اس قوم کو ایک ایسی خوشی
کے دن کی یاد دلائی جو زمانوں اور سالوں میں بڑی مشکل سے نصیب ہوتی
ہے۔

Scanned with CamScanner

(۱۵) یہ وہ جشن ہے جس کی ابتدا بھی مبارک ہے اور اپنے اندر برکتیں لئے ہوئے ہے اور جس کی انتہا بھی نیک بختی لئے ہوئے ہے اور اس تخت نشینی کے دور میں زندگی ایسی پرمسرت اور پاکیزہ ہے جس میں کدورت و گندگی کا نام و نشان نہیں۔

(۱۶) اس لئے ایسے امیر کے تخت نشین ہو جانے پر عرش بھی خوشی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ملک بھی وفورِ نشاط میں اِترا رہا ہے اور مخلوق بھی نعمتوں سے مالا مال ہے اور حوادثِ دہر خوف زدہ ہیں۔

(۱۷) بادشاہ سریرِ سلطنت پر جلوہ افروز ہے جس کی حفاظت خدائی نگاہ کر رہی ہے اور جس کی نگہبانی میں شہاب ثاقب کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔

(۱۸) وہ امیر حلم و بردباری کے زیور سے آراستہ ہے اور عدالت و انصاف ہی اس کا قبلہ ہے اور سعادت و نیک بختی اس کی نگاہ ہے اور مخلوق کی تکلیف کا مداوا اور علاج ہے۔

(۱۹) خدا کی مشیئت و ارادہ اور اس کی قدرت عباس کے سلسلہ میں آباء و اجداد سے مقرر ہو چکی ہے اور ان لوگوں کے لئے بھی جو اُس کے بعد امیر بن کر آتے رہیں گے۔

(۲۰) وہ عباس سرداری اور حکومت کرنے والوں میں سب سے شریف
امیر کا لڑکا ہے اور وہ خود ایسا بڑا ہے جس پر ہر طرح کی
عظمت وشرافت اور سرداری قربان ہو چکی ہے۔

(۲۱) اے وہ شخص جس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اشعار اس کے ذوق
کو شیریں بنا دیں گے ایسا تصور غلط ہے، ایسا خیال کرنا
گویا ادب کے معیار کو گرانا ہے۔

(۲۲) بلکہ سب سے عمدہ شعر تو وہی شعر ہو گا جس میں توفیق کے
لڑکے کے ذکر کی وجہ سے لغو، اور جھوٹے مبالغہ کی گنجائش
نہیں ہے اور وہ لغو سے پاک اور محفوظ ہے۔

Scanned with CamScanner